

عدالتِ عظمیٰ پاکستان
(اختیارِ سماعت اپیل)

موجود:

جناب جسٹس مشیر عالم، جج
جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

فوجداری عرضداشت برائے حصولِ اجازت اپیل نمبر ۲۰۱۶/۶۲۳

زیرِ شق (۳) ۱۸۵، آئین پاکستان مجریہ ۱۹۷۳ء

(عرضداشت فوجداری بخلاف حکم نمبری ۲۰۱۶/م-۲۹
عدالتِ عالیہ پشاور، مینگورہ بینچ، سوات محرّہ ۲۰۱۶-۰۵-۱۸)

(سائلان)

شاہ زیب و دیگر

بنام

(جواب کنندہ)

سرکار

جناب خان افضل، وکیل، عدالتِ عظمیٰ

منجانب سائلان:

جناب محمد اجمل خان، وکیل آن ریکارڈ، عدالتِ عظمیٰ (غیر حاضر)

کوئی نہیں

منجانب سرکار:

۲۳ جون ۲۰۱۶ء

تاریخ سماعت:

فیصلہ/حکم آخر

دوست محمد خان، نج:-

مختصر خلاصہ وقوعہ:-

سائلان کو بہرہ مند شاہ خان، مہتمم آفیسر، تھانہ طوطالئی ضلع بونیر نے مورخہ ۱۲ جنوری ۲۰۱۶ء کو موٹر سائیکل پر آتے ہوئے کچی روڈ پر روکا۔ موٹر سائیکل پر پلاسٹک کی بوری موجود پا کر تلاشی لینے پر ۳۷۵ عدد دھماکہ خیز بم اور اسی قسم کے دھماکہ اور خطرناک بھڑکنے والے ۱۰۰ عدد بم اور دھماکہ خیز مواد کو بھڑکانے کی ڈوری ۲۱۰ گز پا کر بذریعہ فرد مقبوضگی اپنے قبضے میں لی۔ سائلان کوئی جواز، اجازت نامہ، مجاز حکم کا اس سلسلے میں پیش نہ کر سکے لہذا دونوں کو آتشگیر مواد کے قانون کی دفعہ ۵ کے تحت بروئے ابتدائی رپورٹ نمبر ۳۵ تھانہ بالا ملزمان ٹھہرایا جا کر حراست میں لئے گئے۔

۲۔ دونوں سائلان نے عدالت مجاز، سماعت مقدمہ کو درخواست ضمانت دی جو کہ فاضل نج نے ذہنی الجھن میں پھنس کر ضمانت کی درخواست کی سماعت کے دوران غلط دلائل دئے جانے کی بنیاد پر یہ رائے قائم کی کہ چونکہ سائلان کا مقدمہ خیبر پختونخواہ آتشگیر مادہ کے قانون مجریہ ۲۰۱۳ء کے تحت آتا ہے اور اسی وجوہ کی بنیاد پر وہ ضمانت کے حق دار ہیں۔

۳۔ اس حکم سے نالاں ہو کر سرکار نے منسوخی ضمانت کی درخواست فوجداری متفرق نمبری ۲۰۱۶/م-۲۹ دائر کی اور عدالت عالیہ پشاور نے وکلاء فریقین کے دلائل سننے کے بعد یہ حتمی نتیجہ اخذ کیا کہ عدالت ماتحت کو اس قسم کی رائے زنی کا ضمانت کے مرحلے پر اختیار نہ تھا لہذا عدالت مجاز نے قانونی غلطی کا ارتکاب کیا ہے اور یوں دونوں سائلان کی ضمانت منسوخ کر دی جن کو بعدہ مقامی پولیس نے گرفتار کر کے متعلقہ جیل بھیج دیا۔

۴۔ ہمارے روبرو فاضل وکیل سائلان نے دلائل دیتے ہوئے پُر زور استدعا کی کہ چونکہ آتشگیر مواد کے قانون اور آتشگیر مادہ کے قانون کی تشریحی دفعہ کا موازنہ کرنے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ دونوں شتہا ایک ہی نوعیت کے آتشگیر مادہ سے متعلق صریحاً تشریح دیتے ہیں اور چونکہ سائلان کا مقدمہ دونوں قوانین کے درمیانی حد فاصل کا ہے لہذا اس شک کا فائدہ انصاف کے اصول کے تحت سائلان کو دیا جانا چاہیئے۔

ہم نے مثل کا باریک بینی سے ملاحظہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچنے میں ہمیں کوئی مشکل نظر نہیں آئی کہ ابتدائی عدالت مجاز سماعت مقدمہ نے ضمانت کے مرحلے پر اس قسم کی رائے زنی کر کے ضمانت سے متعلق مسلمہ اصولوں جو کہ اعلیٰ عدالتوں کے نظائر میں واضح طور پر دیئے گئے ہیں کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

۵۔ ماتحت عدلیہ کی رہنمائی کے لئے یہاں پر ہم یہ اصول دوبارہ وضع کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ کسی بھی عدالت کو ضمانت کے مرحلے پر مصنوعی مواد یا واقعات کو بنیاد بنا کر کسی مجرمانہ الزام میں ترمیم کا کسی قسم کا اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ اختیار عدالت مجاز دوران سماعت مقدمہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۲۷ کے تحت شہادت قلم بند کرنے کے بعد کسی بھی مرحلے پر استعمال کر سکتی ہے جبکہ یہ مسلمہ اصول ہے کہ ضمانت کے مرحلے پر ایسا کرنا اور کسی بھی ایسے الزام میں جو فوجداری مقدمے میں ابتدائی رپورٹ میں درج ہو ترمیم یا تحریف کرنا شجر ممنوعہ ہے اور ایسا کرنا اختیارات سے تجاوز کرنے کے مترادف ہے۔ البتہ واقعات اور مواد بر مثل کا صرف سرسری جائزہ لے کر درخواست ضمانت منظور یا خارج کی جاسکتی ہے اس سلسلے میں اگرچہ سینکڑوں نظائر عدالت عظمیٰ قانون کے رسالوں میں شائع شدہ ہیں تاہم اس کی ایک روشن اور واضح مثال بمقدمہ خالد جاوید گیلان بنام سرکار (شائع شدہ پاکستان قانونی نظائر کے فیصلہ جات کا رسالہ (پی۔ ایل۔ ڈی) سال ۱۹۷۸ء عدالت عظمیٰ بر صفحہ ۲۵۶ ہے) جو کہ تمام عدالتوں بشمول عدالت عالیہ پر اس کا اطلاق آئین پاکستان کے تحت ہوتا ہے اور اس کی تقلید کرنا ان پر لازم ہے۔

۶۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ جس علاقے میں ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اور ان سے آتش گیر مواد کی برآمدگی کی گئی ہے ماضی قریب میں دہشت گردی اور انتہاء پسندی کا بڑی طرح سے شکار ہو چکا ہے جس کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے پاکستان کی فوج نے موثر کارروائی کرتے ہوئے ختم کر دیا تاہم اگا دگا دہشت گردی اور بارودی مواد سے دھماکہ کرنے کے واقعات اب بھی رونما ہو رہے ہیں لہذا علاقے کے ماضی کے حالات کی مناسبت سے اس قسم کے خطرناک آشگلیر مواد کا برآمد ہونا ضابطہ اور قانون کے تحت اس نقطہ نظر کو تقویت دیتا ہے کہ سائلان جو کہ کوئی قابل قبول جواب دہی نہ کر سکے ہیں اور ان کے پاس ان مواد کا اپنے قبضے میں رکھنا اور موٹر سائیکل پر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا خطرناک ارادے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لہذا سائلان کا مقدمہ مواد بر مثل کی روشنی میں بلا شک و شبہ زیر دفعہ ۵ خیر پختونخواہ کے آتش گیر مواد کے قانون کی زد میں آتا ہے اور یہی متعلقہ دفعہ قانون متذکرہ بالا کی

منشاء اور مقصد ہے۔

۷۔ چونکہ عدالتِ عالیہ پشاور نے مندرجہ بالا قانونی اور واقعاتی حقائق میں سے کچھ مشاہدہ کر کے درست رائے زنی کی ہے، جس کو کسی طور پر رد کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ لہذا سائلان کی عرضداشت زیرِ نظر ناقابلِ پذیرائی تصور کر کے خارج کی جاتی ہے اور اجازت حصولِ اپیل سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ تاہم استغاثہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ضروری ضابطے کی کارروائی جلد از جلد مکمل کر کے چالان مجاز عدالت میں دائر کرے اور عدالت مجاز سماعتِ مقدمہ بلا کسی غیر ضروری تاخیر کے جلد مکمل کر کے قانون اور شہادت قلم بند شدہ کی روشنی میں فیصلہ کرے۔

ضروری ہدایت:- عدالت مجاز سماعتِ مقدمہ ہماری مندرجہ بالا مشاہدہ اور واقعات سے متعلق تشریح اور سرسری نتیجہ اخذ کرنے سے کسی طور پر متاثر نہ ہو بلکہ مقدمے کا فیصلہ شہادت جو وہ قلم بند کرے کی بنیاد پر قانون کے مطابق کرے۔

۸۔ فیصلہ عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لیے منظور)

اسلام آباد، ۲۳ جون، ۲۰۱۶ء

{ایم وسیم}